میت کی جمعراتیں منانا کیسا؟



مصنف

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

بااہتمام

حضرت علامہ مولانا حمزہ علی قادری

ناشر

عطاری پبلشرز مدینۃ المرشد (کراچی)

فون موبائل: 0303-4333547

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میثم قادری

[stamp]

میت کی جمعراتیں منانا کیسا؟

مصنف:
محمد فیض احمد اویسی غفرلہ
بہاولپور پاکستان

بااهتمام:
حضرت علامہ محمد حمزہ علی قادری دامت برکاتہم عالیہ

ناشر
عطاری پبلشرز، ٹریڈ ایونیو ٹائن فلور، کمرہ نمبر 49-47
حسرت موہانی روڈ نزد چمبر آف کامرس، (مدینۃ المرشد) کراچی
فون 2432429 موبائل 0320-4333547

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب : میت کی جمعراتیں منانا کیسا؟

مصنف: محمد فیض احمد اویسی غفرلہٗ بہاولپور پاکستان

بااہتمام : حضرت علامہ محمد حمزہ علی قادری دامت برکاتہم عالیہ

ناشر: عطاری پبلشرز ،ٹریڈ ایونیو نائن فلور، کمرہ نمبر 49-47

فون 2432429 موبائل 0320-4333547

ضخامت : صفحات

قیمت : روپے

کمپوزنگ : عبید رضا عطاری کمپوزنگ (603734)

☆ملنے کا پتہ☆

۱۔مکتبہ اویسیہ رضویہ، سیرانی روڈ، بہاولپور۔

۲۔مکتبہ غوثیہ فیضان مدینہ مرکز سبزی منڈی نمبرا کراچی فون 4943368

۳۔صفہ پبلشرز سولجر بازار، گلزار حبیب کراچی

۴۔مکتبہ المدینہ فیضان مدینہ مرکز سبزی منڈی/ شہید مسجد کھارادر کراچی' 2314045

5۔مکتبہ المصطفی /۴۔مکتبہ قاسمیہ رضویہ ابرائٹ کارنر، سبزی منڈی کراچی۔

۶۔ضیاء الدین پبلشرز شہید مسجد کھارادر کراچی فون 203918

۷۔مکتبہ رضویہ، گاڑی احاطہ' آرام باغ کراچی فون 2637897۔

۸۔مکتبہ البصری چھوٹی گٹی حیدر آباد سندھ فون 641926

9۔مدنی کیسٹ ہاؤس مرکز اویس دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور/ ۹۔سنی کتب خانہ۔مرکز

10۔اویس دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور ۱۰۔مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

۱۱۔قادری کتب خانہ' ۹۰ بھٹی پلازہ علامہ اقبال چوک سیالکوٹ فون: 591008

۱۲۔مکتبہ ضیائیہ بوھر بازار راولپنڈی فون 552781 ۱۳۔مکتبہ غوثیہ عطاریہ، ریل بازار، وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔

۱۴۔مکتبہ قطب مدینہ، صابری مسجد رنچھوڑ لائن کراچی۔

فہرست مضامین

☆ ☆ ☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

اما بعد! میت قبر میں پہنچ کر ہزاروں غموں اور کروڑوں پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے اسے کالغریق فی الماء (پانی میں ڈوبا ہوا) سے تشبیہ دی گئی ہے...... (مشکوۃ)

اس سے اس کی نجات کا واحد علاج اس کے اپنے نیک اعمال ہیں ورنہ اسے حضور علیہ السلام نے المتغوث (فریادی) بتایا ہے اور ساتھ ہی اس کی فریادرسی فرماتے ہوئے اپنی امت کو اس کی مصیبت دفع کرنے کا طریقہ بھی بتایا ہے' اس کا نام ہے ایصال ثواب اس کا انکار دورِ سابق میں معتزلہ فرقہ نے کیا اس فرقہ کی علمائے اہلسنت (قدماء) نے ایسا مار مٹایا کہ آج ان کا نام ونشان تک ختم ہے۔ انگریز نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے ذریعے اس مردہ مذہب کو نئے رنگ وروپ سے میدان میں لائے علمائے اہلسنت اور مشائخ عظام نے اسے پہچان کر فرمایا۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت راخواب می شناسم

جس رنگ کے کپڑے بدلو میں تمہارے قدوقامت کا اندازہ خوب جانتا ہوں۔

لیکن بعض عوام اس کے دام تزویر میں پھنسے جاتے ہیں انہیں کم از کم اتنی تو سمجھ ہونی چاہیے کہ یہ اختلاف اور جھگڑا محمد بن عبدالوہاب کے دور سے کیوں شروع ہوا جب کہ انہی مسائل وعقائد کو صدیوں پہلے دفنایا گیا تھا اب نجدی نے آکر تمام روئے زمین کے مسائل کو مشرک اور بدعتی بنادیا یہاں تک کہ آج بھی تمام مسلمانوں کے عقائد و مسائل کے مجموعہ کو قبوری مذہب سے تعبیر کرتے اور اپنی تصانیف وتقاریر میں قبوری مذہب لکھتے اور بولتے ہیں۔

عوام کو انتباہ

محمد بن عبدالوہاب نجدی کو انگریزوں نے ترکوں کے خلاف کھڑا کیا تھا چنانچہ تحریک وہابیت کا مطالعہ کرنے والوں کو خوب معلوم ہے "ہمفرے کے اعترافات" میں واضح بیانات ہیں انگریز کے اس جاسوس نے صاف صاف بتایا ہے یہی وجہ ہے کہ وہابی مذہب "معتزلہ مذہب" کا دوسرا نام ہے اس لیے اس مذہب میں ایصالِ ثواب کے تمام طریقہ بدعت حرام وغیرہ ہیں تفصیل فقیر نے ان رسائل میں لکھ دی ہے جو ایصالِ ثواب سے تعلق رکھتے ہیں یہاں صرف یہ بتانا ہے کہ اہلِ اسلام سات جمعراتوں تک ہر جمعہ کی رات میت کی روح کو ثواب بخشتے ہیں اس لیے کہ علمائے اہلسنت کا متفقہ فیصلہ ہے کے ہر مبارک رات کو بالخصوص جمعہ کی شب کو ارواح اپنے گھروں کو آتی ہیں لیکن وہابی دیوبندی اس شب جمعہ خیرات کو بھی بدعت اور حرام کہتے ہیں، فقیر نے دلائل کی روشنی میں رسالہ ہذا لکھ کر اس کا نام تجویز کیا ہے۔

"میت کی جمعراتیں منانا کیسا؟"

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی حبیبہ الکریم الرؤف الرحیم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین......

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۲۳ ربیع الآخر ۱۳۹۱ھ (بہاولپور پاکستان)

جمعراتیں اور ہم

وہابی دیوبندی اہلسنت کو جمعراتئے کہا کرتے ہیں یہ ان کے تعصب کی واضح اور کھلی دلیل ہے کیونکہ احادیث مبارکہ واقوال فقہاء ومحدثین سے ثابت ہے کہ ارواح مبارک راتوں میں بالخصوص جمعہ کی رات اپنے گھروں پر آتی ہیں جس کی تفصیل اعلی حضرت عظیم البرکت سیدی شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ نے رسالہ ''ایتان الارواح'' میں بیان فرمائی ہے ان کے فیض سے فقیر چند حوالہ جات عرض کرتا ہے۔

عقیدہ

اہلِ سنت متفق ہیں ہر مبارک رات بالخصوص شبِ جمعہ کو روحیں آتی بھی ہیں اور فیضیاب بھی کرتی ہیں اور اپنے اپنے گھروں میں آکر اپنے متعلقین سے قرآن خوانی اور صدقات وخیرات کا ثواب طلب کرتی ہیں۔

دلائل

وہی قرآن واحادیث کے دلائل اسی مسئلہ کے لیے بھی ہیں جو ایصالِ ثواب میں معتزلہ کے رد میں پیش کیے جاتے ہیں کیونکہ جمعہ کی راتوں میں میت کو ثواب ہی تو پہنچایا جاتا ہے صرف شبِ جمعہ کو کیوں اس کے حوالے ملاحظہ ہوں۔

ا......سیدنا شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ

مستحب است کو تصدق کردہ شوداز میت بعد از رفتنِ اور ازعالم تا ھفت روزہ تصدق ازمیت نفع می کنند اور ابے خلاف میاں اہلِ علم وارد شدہ است درآں احادیث صحیحہ خصوصاً آب و بعضے از علماء گفتہ اند کہ نمی رسد میت رامگر صدقہ دوعاو دربعض روایات آمدہ است کہ روح میت می آند خانہ خود راشب جمعہ پس نظر می کند کہ تصدیق میکند ازوے یا نہ (اشعۃ

اللمعات شرح مشکوۃ مطبوعہ لکھنو جلد اول صفحہ۴)

ترجمہ۔ مستحب ہے کہ صدقہ کیا جائے میت کے اس دنیا سے چلے جانے کے سات روز بعد تک صدقہ میت کو نفع دیتا ہے اور اس میں علماء کا اختلاف نہیں صحیح احادیث مبارکہ میں خاص طور پر پانی کے متعلق آیا ہے اور بعضے علماء کہتے ہیں کہ نہیں پہنچتا میت کو مگر صدقہ اور دعا، بعض روایات میں آیا ہے کہ میت کی روح جمعرات کو اپنے گھر میں آتی ہے اور دیکھتی ہے اس کے لیے کوئی صدقہ کرتا ہے یا نہیں۔

فائدہ

شاہ صاحب رحمتہ اللہ نے اس مسئلہ کو عموم ایصالِ ثواب سے ثابت فرما کر احادیث وروایات کے حوالہ جات بتائے کہ ارواح جمعہ کی شب کو گھر آ کر دیکھتی ہے کہ انکے وارثین ان کے لیے صدقہ وخیرات کر رہے ہیں۔

۲. ویستحب ان یتصدق عن المیت بنفقہٖ بلاخلاف بین اھل العلم وفیہ ورد الاحادیث الصحیحہ خصوصاً فی الماء وقد جاء فی بعض الروایات ان روح المیت فاتی دراہ لیلہ الجمعۃ فینظرھل یتصدق لا جلہٖ واللہ اعلم

اور مستحب ہے صدقہ دینا میت کی طرف سے اور نہیں اختلاف درمیان اہلِ علم کے اور یہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے خصوصی طور پر پانی اور تحقیق بعض روایات میں آیا ہے کہ آتی ہے روح جمعرات کو اپنے گھر میں اور انتظار کرتی ہے کہ کوئی اس کی طرف سے صدقہ دے۔ (واللہ اعلم) (خزانتہ الروایات)

فائدہ:

خزانتہ الروایات کتاب اہلسنت کی مستند اور معتمد علیہ کتاب ہے اور بڑی بڑی لائبریریوں اور کتب خانوں میں موجود ہے اس لیے مخالفین کا انکار مبنی بر جہالت ہے کہ وہ کتاب کے

انکار سے اندرونِ خانہ اور احادیث کے منکر ہو رہے ہیں یہ ایسے ہے جیسے کوئی بخاری شریف (کتاب) کا انکار کرے جیسے شیعہ اور منکرین حدیث (پرویزی' چکڑالوی) تو اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ وہ اس کے مندرجات روایات کا منکر ہو۔

۳...... حضرتِ شیخ الاسلام کشف الغطاء عمالزم للموتی علی الاحیاء فصل ھشتم میں فرماتے ہیں کہ

درغرایب و خزانہ نقل کردہ کہ ارواح مومنین می آئندہ خانہائے خود راھر شب جمعہ' وروزِ عید و روز عاشورہ و شب برات پس ایستادہ می شوند بیرون خانہ ھائے خود و ندامی کندھر یکے بآوازِ بلند واندوھگین اے اھلِ و اولاد من و نزد یکانِ من مہربانی کنید برماصدقہ۔

ترجمہ: غرائب اور خزانۃ الروایات میں نقل ہے کہ مومنین کی روحیں جمعرات کو اپنے گھروں میں آتی ہیں اور عید کے دن اور عاشورہ کے دن اور شب برات کو آتی ہیں اور اپنے گھروں کے دروازوں کے باہر کھڑی ہو جاتی ہیں اور غمناک آواز میں کہتی ہیں کہ اے ہماری اولاد اور ہمارے قریبیو ہم پر مہربانی کرو ہمارے لیے صدقہ کرنے سے۔

فائدہ

اس روایت سے نہ شب جمعہ بلکہ ہر مبارک راتوں میں ارواح کا قبور پر اور اپنے گھروں میں آنا ثابت ہوتا ہے اور یہ شیخ الاسلام اور ان کی تصنیف کشف الغطاء مستند کتاب ہے جس کے حوالے مخالفین بھی اپنی تصانیف لکھتے رہتے ہیں۔

۴. عن بعض العلماء المحققین ان الارواح یتخلص لیلته الجملة وتنتشر فجاء وا الی مقام ھم ثم جاء وافی بیوتھم

بعض علمائے محققین سے روایت ہے کہ روحیں جمعرات کو آزاد ہوتی ہیں اور پھیلتی ہیں پہلے وہ اپنی قبروں پر آتی ہیں پھر اپنے گھروں میں آتی ہیں۔ (خزانۃ الروایات)

فائدہ:

اس سے وہی ثابت ہوا جو ہمارا موضوع ہے کہ ارواح شب جمعہ وغیرہ قبور پر اور گھروں میں آتی ہیں اور یہ عوام ارواح کا حال ہے اس لیے کہ عوام کی ارواح اجسام سے علیحدہ رہتا ہے۔

۵۔ فتاویٰ امام نسفی علیہ الرحمتہ میں ہے کہ

انّ ارواح المومنین یاتون فی کل لیلته الجمعته یوم الجمعه فیقومون بفناء بیوتھم ثم ینادی کل واحدٍ منھم بصوتٍ حزین یا اھلی ویا اولادی ویا اقربائی اعطفوا علینا بالصدقته واذکرونا ولا تنسونا وارحمونا فی غربتنا

ترجمہ:۔ یعنی بے شک مومنوں کی روحیں ہر شب جمعہ کے دن اپنے گھروں میں آتی ہیں اور دردناک آواز سے دروازوں کے پاس کھڑی ہو کر پکارتی ہیں کہ اے میرے گھروالوں اے میرے بچو! اے میرے عزیز! ہم پر صدقہ سے مہربانی کرو' ہمیں یاد کرو اور ہمیں بھول نہ جاؤ ہماری غربت میں ہم پر ترس کرو اور رحم کھاؤ (ایتان الارواح)

فائدہ:

میت کی فریادوزاری نہ کوئی سنتا ہے نہ ان کے دکھ اور درد کوئی ٹالتا ہے لیکن نبی پاک ﷺ کا کرم ہوا کہ اپنی امت کے دکھ درد ٹالے کہ زندہ لوگوں کو حکم فرمایا کہ ان کے لیے جتنا ہو سکے ثواب پہنچاؤ۔

۶۔ غیر مقلد وہابی مولوی محمد نے احوال الآخرت میں لکھا کہ

رات جمعے دی مغرب پچھے اگ روایت آئی
آون روح گھر اپنے خویشاں یا جتھ ہے آشنائی
باھروں گھروں کھلوتے دیکھن کم جو دنیا کرے

آکھن کدی تے اسیں وی آھے دخت ایویں بھردے
ہن اسیں ہوئے محتاج کما کر چھوڑوے وچ قبراں
کجھ دیواساں اللہ کارن لیؤغریباں خبراں
منتاں عاجزیاں کر منگن روون کر کر زاری
یاکوئی پڑھ کے بخشے یا کوئی دیوے چیز پیاری
کرن دعائیں رازی ہوون خوشیاں کردے جاون
تے جے کوئی کجھ ناں بخشے سوندیاں تیک تکا ون
ناامید عشاؤں پچھے ہو کر آکھن بار خدایا
رحمت تھیں اوہناں خالی رکھیں جیوں انہاں سانوں بھلایا

فائدہ:

اب بھی اگر کوئی وہابی غیر مقلد چیختا چلاتا ہے تو پہلے اپنے امام کو سنائے جو چاہے ہم نے اپنا دعویٰ ان کے گھر کی گواہی سے ثابت کرلیا۔

سوال: حافظ صاحب نے اوپر کا مضمون لکھ کر فیصلہ فرمایا کہ

ہر چند ضعیف روایت ھے پر رواجے عمل کچیوے
صدقہ' خیر' تلاوت لفظوں رت جمعہ بخشیوے
پر شرط ایھی جو واجب وانگ نال لازم کریئے
کرن والے نوں منع ناں کریئے تارک عیب ناں دھریئے

جواب: اتنا تو مان لیا کہ جمعرات کو صدقہ وخیرات اور تلاوتِ قرآن کا ایصال ثواب کرنے کو منع نہیں کرنا چاہیے اور خود بھی بغیر فرض واجب مانے ہوئے عمل کرلیا جائے تو ٹھیک نیز واجب ماننے والا اضافہ ایجادِ وہابیہ ہے اور ہمارے ہر مسئلہ پر وجوب کا حوالہ دیکر روکنے کی کوشش کی جاتی ہے حالانکہ ہمارے نزدیک یہ امور مستحب ہیں

واجب نہیں۔

۷۔احیاء العلوم الدین میں امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ۔

حکایت:

ایک شخص عاصم نامی کی اولاد میں سے کہتا ہے کہ میں نے عاصم کو مرنے کے دو سال بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تم مر گئے تھے انہوں نے کہا ہاں میں نے پوچھا کہ تم کہاں رہتے ہو انہوں نے فرمایا کہ ہم جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں رہتے ہیں اور چند ہمارے جمعہ کی رات (جمعرات) کو اور اس کی صبح کو ابو بکر بن عبداللہ مزنی کے پاس اکٹھے ہوتے ہیں اور تم لوگوں کی خبریں سنتے ہیں میں نے پوچھا تمہارے جسم ملتے ہیں یا روحیں انہوں نے فرمایا جسم تو پڑے سوتے ہیں ان کا ملنا کہاں مگر روحوں میں ملاقات ہوتی ہے میں نے پوچھا کہ تم ہماری زیارت سے مطلع ہوتے ہو ؟ انہوں نے کہا ہاں جمعرات کو اور تمام روز جمعہ کو اور ہفتے کے دن آفتاب نکلنے تک تمہاری زیارت کی خبر ہوتی ہے میں نے کہا اور دنوں میں کیوں نہیں ہوتی۔ فرمایا جمعہ کی بزرگی اور فضل کے باعث اس میں اطلاع ہوتی ہے۔

نورانی کہانی:

حضرت امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ

اخرج ابن النجار فی تاریخه عن مالک ابن دینار ' قال دخلت المقبرة لیلته الجمعه فاذا بنورمشرق فیهافقلت لا اله الا الله '،نری ان الله عزوجل قد غفرلا هل المقابر فاذا انا بهاتف ! تهیف من البعد وهو یقول ' یا ملک بن دینار هذہ هدیته المؤمنین الی اخوانهم من اهل المقابر قلت بالذی انطقک الا اخبرتنی ماهو قال رجل من المومنین قام فی هذہ لیلته فاسبغ الوضوء وصلی رکعتین و قرافیها فاتحه الکتاب وقل

یا ایھا الکفرون وقل ھو اللہ احد، وقال اللھم انی قد وھبت ثوابھا لا ھل المقابر من المومنین فادخل اللہ علینا الفیاء والنور والفسحتہ والسرور فی المشرق و المغرب قال مالک فلم ازل اقرؤ ھما فی کل لیلہ الجمعتہ فرأیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی المنام یقول لی مالک بن دینار، قد غفراللہ لک بعد دالنور الذی اھدیتہ الی امتی ولک ثواب ذالک ثم قال لی ونبی اللہ لک بیتافی الجنتہ فی قصر یقال لہ المنیف قلت وما المنف قال المعطل علی اھل الجنتہ

ترجمہ: ابنِ نجار نے اپنی تاریخ میں حضرتِ مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں جمعرات کو ایک قبرستان میں داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک نور چمک رہا ہے تو میں نے کہا کہ لا الہ الا اللہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رب تعالی نے قبرستان والوں کی مغفرت فرمادی ہے تو غیب سے آواز آئی کہ اے مالک بن دینار یہ مومنوں کا اپنے بھائیوں کے لیے تحفہ ہے میں نے ہاتف کو خدا کا واسطہ دے کر پوچھا کہ یہ ایصالِ ثواب کس نے بھیجا ہے؟ تو ندا آئی کہ ایک مومن بندہ اس قبرستان میں آیا اور اس نے اسی رات یہاں قیام کیا اور اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کی اور پھر سورۃ فاتحہ اور قل یا ایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھا اور دعا کی یا اللہ اس کا ثواب ان قبروں والے مومنین کو عطاء فرما تو اللہ تعالی نے اس ثواب کی وجہ سے ہم کو یہ روشنی اور نور و سرور مشرق و مغرب تک عطا فرمایا دیا مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں ہر جمعرات کو ثواب ہدیہ کرنے لگا تو خواب میں حضور سرور دعالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا آپ فرما رہے تھے مالک جتنے نور تو نے ہدیہ کئے ان کے بدلہ میں اللہ تعالی نے تیری مغفرت فرمادی اور تیرے لیے جنت میں قصرِ منیف بنادیا، میں نے عرض کیا منیف کیا ہے فرمایا اہلِ جنت کے لیے مخصوص ہے (شرح الصدور)

۹۔ وجدانی حکایت:

حافظ الحدیث فقیہ ابواللیث حنفی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ کو شب جمعہ گورستان میں شب باشی کا موقعہ آیا خواب میں دیکھا کہ تمام مردے ایک جگہ جمعہ ہوئے ہیں اور ہر ایک کو تحفے تحائف ملے اور وہ لے کر چلے گئے ان میں ایک نوجوان مغموم ہو کر خالی ہاتھ اٹھ کر چلا میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا قصہ ہے کہا کہ ہر جمعہ کی رات کو اسی طرح تحائف پہنچتے ہیں اور میں محروم ہوں اس لیے کہ میری ماں نے مجھے بھلا دیا کہ کچھ بھی میرے لیے ایصالِ ثواب (خیرات وصدقات وغیرہ) نہیں کرتی اس کی وجہ یہ ہوئی کہ میں سندھی ہوں میری ماں مجھے حج کے ارادے سے سندھ سے لے کر چلی یہاں بصرہ میں میری قضا آ گئی مجھے دفنا کر چلی گئی اور مکہ پہنچ کر کسی امیر آدمی سے نکاح کر لیا ہے اب وہ چین کی زندگی بسر کر رہی ہے اور مجھے یاد نہیں کرتی۔

بزرگ فرماتے ہیں میں ادائیگی جمعہ کے بعد اسی عورت کے گھر پہنچا اسے مغموم بچے کا حال زار سنایا اس نے مجھے کچھ دے کر ایصالِ ثواب کا کہا میں نے اس کے دیئے ہوئے دراہم و دینار اس کے نوجوان بچے کے لیے ایصالِ ثواب کیا پھر دوسری جمعہ کی شب مجھے اسی گورستان میں شب باشی کا موقعہ ملا' خواب میں حسبِ دستور تمام مردے جمع ہوئے اس نوجوان کو ہشاش بشاش دیکھا اور وہ نوجوان مجھے ملا دعائیں دیں کہ آپ نے میر ماں کو میرا حال سنایا اس کے ایصالِ ثواب سے مجھے سکون ملا' جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ (تنبیہ الغافلین)

۱۰۔ وقائق الاخبار میں ہے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

اذافات المؤمنین یدور روحه حول داره وینظر الی ماخلفه من ماله کیف تقسیم ماله و کیف یؤدی دینه فاذاتم شهداً ینظر الی جسده ویدور

حوله قبره سنته فینظر من یدعوله ومن بحزن علیه

جب مومن فوت ہوتا ہے تو اس کی روح گھر کے گرد ایک مہینہ پھرتی ہے دیکھتی ہے کہ کس طرح اس کا مال تقسیم ہوتا ہے اور کس طرح اس کا قرض ادا کیا جاتا ہے جب ایک مہینہ پورا ہوتا ہے تو دیکھتی ہے اپنے بدن کو اور پھرتی ہے قبر کے گرد ایک برس تک دیکھتی ہے کون میرے لیے دعا کرتا ہے اور کس کو میرا غم ہے۔

میت کے لیے پہلی رات مشکل

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ......

اللیلته الاولی عسیرة علی المیت فتصدقواله وینبغی ان یواظب علی الصدقته للمیت سبعته ایام و قیل اربعین فان المیت یتشوق الی بیته (الحدیث)

میت پر پہلی رات ہی ذرا سخت ہوتی ہے اسی لیے اس کے لیے زیادہ سے زیادہ صدقہ وخیرات دو اور لائق ہے میت کو اپنے گھر کا اشتیاق رہتا ہے۔

۱۲۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اشعتہ اللمعات جزء اول بانب زیارت القبور مس ارقام فرماتے ہیں۔

دربعض روایات آمده است که روح میت مے آید خانه خود را شب جمعه پس نظر میکند که تصدق مے کنندا ز وے یا نه

بعض روایات میں آیا ہے کہ میت کی روح جمعرات کو اپنے گھر آتی ہے پس دیکھتی ہے کہ گھر والے میرے لیے کچھ خیرات دیتے ہیں یا کہ نہیں۔

اسی لیے صلحاء جمعرات کو طعام پر فاتحہ پڑھ کر ہر دو کا ثواب میت کو پہنچاتے ہیں تا کہ روح محروم و مایوس ہو کر واپس نہ لوٹے۔

خزانتہ الروایات میں ہے۔

عن بعضِ العلماءِ المحققین اَنَّ الارواحَ تتخلّصُ لیلته الجمعته وتنتشِرُ فجاؤ الیٰ مقابر ھم ثمَّ جاؤُا فی بیوتھم
بعض علمائے محققین سے مروی ہے کہ
"روحیں چھوٹتی ہیں جمعہ کی رات کو اور پھیل جاتی ہیں پس قبروں کی طرف آتی ہیں یعنی جہاں ان کے جسم مدفون ہیں پھر اپنے گھروں کی طرف آتی ہیں یعنی جہاں حالت حیات دنیا میں مقیم تھیں۔"

۱۵۔ دستور القضاۃ میں صور بن رشید تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔

من الفتاوی النّسفیته انَّ ارواح المؤمنین یاتون فی کل لیلته الجمعته و یوم الجمعته یقومون بضاء بیوتھم ثم ینادی کل واحدٍ منھم بصوتٍ حزینٍ یا اھلی ویا او لادی وباالقربائی اعطفوا علینا بالصدقته واذکرونا ولا تنسونا وارحمونا فی غربتنا قد کان ھذا المال الذی فی ایدیکم فی ایدینا فیرجعون منھم باکیاٍ حزیناً ثم ینادی کل واحدٍ منھم بصوتٍ حزینٍ اللھم قنطھم من الرحمته کما قنطونا من الدعاء والصدقته (کنز العباد)

فتاوی النسفیہ (جو امام نجم الدین علامہ سمرقند کا ہے ان کی وفات ۵۳۷ھ میں ہے) میں ہے کہ بے شک اہلِ ایمان کی روحیں آتی ہیں ہر جمعہ کی رات کو اور دن کو پھر کھڑی ہوتی ہیں اپنے گھروں کے سامنے پھر پکارتی ہے ہر روح غمگین آواز سے اے میرے اہل! اے میری اولاد! اے میرے رشتہ داروں! ہم پر مہربانی کرو ساتھ خیرات کے اور یاد کرو ہم کو اور مت بھولو اور ترس کھاؤ ہمارا ہماری غربت میں یہ مال جو تمہارے ہاتھ میں ہے ہمارے ہاتھ میں تھے پھر وہ روحیں پھر جاتی ہیں الٹی روتی ہوئی اداس اور آواز غمگین سے کہتی ہیں یا اللہ نا امید کیجیو ان کو اپنی رحمت سے جیسا نا امید پھیرا انہوں نے ہم کو دعا اور صدقہ سے۔

ازالۂ توہم:

کبھی وہابیوں دیوبندیوں کو جواب نہ بننے پر یہ شرارت بھی سوجھتی ہے کہ احادیث یا یہ مضامین غیر معتبر کتب اور غیر معروف تصانیف کے ہیں ان کو اتنا گزارش ہے کہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کی تصانیف تو غیر معتبر نہیں ہوسکتیں ہاں خزانۃ الروایات و دستور القضاۃ اور کنز العباد کے بارے میں کچھ فرمائیں تو عرض ہے کہ انہی کتب سے تمہارے اکابر نی سند لی ہے مثلاً شاہ اسحاق نے خزانۃ الروایات سے مسئلہ ۸۳ اور کنز العباد سے مسئلہ ۱۳ اور دستور القضاۃ سے......

سوال: مانا کہ ارواح ہر جمعہ کی رات گھروں پر آتی ہیں لیکن سات جمعراتوں کی تخصیص کیوں؟ اور ساری زندگی کی جمعراتوں کو یہ سلسلہ کیوں جاری نہیں رہتا؟

جواب: جنہیں اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی ہے وہ ہر شب جمعہ اموات کیلیے ایصالِ ثواب کرتے ہیں بلکہ ہمارے بعض احباب بعد نمازِ عشاء روزانہ اہتمام کرتے ہیں بلکہ بعض خوش قسمت اپنے ہر کھانے سے پہلے اموات کو ثواب بخشتے ہیں کہ اہلِ وعیال کا کھانا وغیرہ صدقہ ہے بہرحال ہر جمعہ کی رات تمام زندگی ایصالِ ثواب کرنے والے کرتے رہتے ہیں لیکن اس کے باوجود اس میں اور حکمتیں بھی ہیں۔

حکمتِ اُولیٰ:

فقیر نے رسالہ "چہلم" میں دلائل پیش کیے ہیں کہ اروح کا چالیس دن خصوصیت سے گھروں کی طرف رجوع رہتا ہے۔ اور اس رسالہ میں جمعہ کی شب کو خصوصی تعلق ثابت کیا گیا ہے اور عموماً چالیسویں کے اندر اندر سات جمعرات ختم ہوتی ہیں اسی لیے سات جمعراتیں منتخب ہوئیں۔

حکمتِ ثانیہ:

جمعہ کی رات دعائیں مستجاب ہوتی ہیں اس لیے یعقوب علیہ السلام کو جب بیٹوں

نے دعا کا عرض کیا تو آپ نے فرمایا سوف استغفرلکم، عنقریب تمہارے لیے مغفرت مانگوں گا ان کی اس سے یہی مراد تھی کہ شب جمعہ آئے گی تو مغفرت طلب کروں گا' چنانچہ یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹوں کے لیے بیس سال سے زائد عرصہ تک مغفرت طلب فرماتے رہے بغوی نے ''معالم التنزیل'' میں بروایت وہب ثابت کیا ہے حضرتِ یعقوب علیہ السلام بیس اور کتنے برس ہر جمعرات میں دعا مانگتے تھے تو وہب کی روایت سے ثابت ہے کہ حضرتِ یعقوب علیہ السلام نے بھی متعدد جمعرات میں دعاءِ مغفرت مانگی تھی اور بغوی کی عبارت یہ ہے کہ عن عکرمة وابن عباس استغفرلکم ربی یعنی لیلته الجمعته قال وهب كان يستغفرله كل اليلته الجمعته فی نیف و عشرين سنته اور اس آیت سوف استغفر لکم ربی میں مفسرین کے بہت اختلاف ہیں فقیر نے جو کچھ ذکر کیا ہے وہ مقصد کے لیے کافی ہے۔

اسی مناسبت سے اموات کا بھلا کرتے ہوئے طعام پکا کر فقراء و مساکین کو بلاتے ہیں تاکہ وہ اس کی مغفرت کی دعا کریں اور اس کی نجات ہو (اگر کوئی اپنے مردہ کی نجات نہیں چاہتا تو نہ کرے) ہم ہر طرح کے حیلے اسباب بناتے ہیں تاکہ قبر میں جانے والے مسافر کے اوقات بھلائی و خیر سے بسر ہوں۔

سات جمعرات کی صراحتہ:

ترمذی میں ہے کہ دعاء کی استجابت کے لیے حضور سرور عالم ﷺ نے سیدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چار رکعت نماز ونوافل' اور کچھ کلمات دعائیہ سکھائے اور فرمایا اے علی اگر ہو سکے تو جمعہ کی شب ثلث اخیر میں یہ دعاء کرو اس لیے رات کی تنہائی اخیر میں دعا مستجاب ہوتی ہے اگر یہ نہ ہو سکے تو اوسط جمعہ کی رات کو پڑھو اگر یہ نہ ہو سکے تو ثلث اول میں پڑھا کرو اور اس میں بھی فرمایا۔

پہلے حمد کر اللہ کی، پھر درود بھیجو مجھ پر پھر دعاء مانگو سب مومنین اور مومنات کے لیے اور جو تجھ سے پہلے گزر گئے ایمان کے ساتھ اور وہ حدیث یہ ہے کہ بقدرِ ضرورت نقل کی جاتی ہے۔

فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابا الحسن افلا اعلمک کلمات ينفعک الله بهن وينفع بهن من علمته ويثبت ما تعلمت فی صدرک قال اجل يارسول الله صلى الله عليه وسلم فعلمنی قال اذا کان ليلته الجمعته فان استطعت ان تقوم فی ثلث الاخر فانها ساعته مشهودة والدعاء فيها مستجاب وقد قال يعقوب عليه السلام لبنيه سوف استغفرلکم ربی يقول حتی تاتی ليلته الجمعته قال ان لم تستطع فقم فی وسطها قال ان لم تستطع فقم فی اولها فصل اربع رکعات (الحديث)

اور جس وقت سرور کائنات ﷺ نے چار رکعت نماز کا طریقہ تعلیم فرمایا بعدہ یہ فرمایا۔

فاذا فرغت من التشهد فاحمد الله و احسن الثناء علی الله وصل علی واحسن وعلی سائر النبين واستغفر اللمؤمنين والمومنات ولاخوانک الذين سبقوک بالايمان

اب اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ سرورِ کائنات ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو چار رکعت نماز اور دعاء تعلیم فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ جس وقت جمعرات آوے تو تم یہ کلماتِ دعائیہ اور نماز پڑھو اور اس کلمات دعائیہ میں موافق اس حدیث کے اموات کے لیے دعا بدیں طور پر وارد ہے کہ پہلے اللہ کی حمد، بعدہ درود حضور ﷺ پر اور اخیر میں اموات کے لیے دعائے مغفرت ہے۔

فائدہ: حدیث مذکور میں سبقوک بالایمان کے الفاظ مبارکہ ہمارے دعوے کے لیے واضح دلیل ہے۔

نیز فرمایا یا ابا الحسن تفعل ذلک ثلث جموع او خمسا او سبعاً تو جب باذن اللہ تعالی وانوی بعثنی بالحق ارخفاء مؤمنا قط (الحدیث)

اے ابوالحسن یہ نماز پڑھ اور تین یا پانچ یا سات جمعہ کی راتوں میں دعاء مستجاب ہوگی اور قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے رسول بنا کر بھیجا کسی بھی مومن کی دعاء خطا نہ کرے گی۔

سوال: حضور علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی خاص کام کے لیے نوافل بھی تو بتائے تم نے نوافل چھوڑ کر کھانے کا اضافہ کر کے پیٹ پوجا کا ثبوت دیا۔

جواب: مقصد نجاتِ اموات ہے اور وہ مستجاب دعائیں اور سات جمعراتوں سے فقیر اور مساکین کے طفیل ہوگی۔ (انشاء اللہ) اور طعام کا اضافہ ایصالِ ثواب میں طعام و کلام دونوں جمع ہو جائیں تو سونے پر سہاگا ہوگا اور اگر عوام سے نوافل نہیں ہو سکتیں تو شرعی اصول میں کئی ایسے مقامات ہیں جہاں دعاؤں کے ساتھ نوافل بھی ہیں لیکن عوام میں صرف دعاؤں کا سلسلہ باقی ہے نوافل بعض پڑھتے ہیں بعض نہیں تو اس سے اصل مقصد میں فرق نہ آئے گا۔

سوال: جو روایات اس مسئلہ میں مروی ہیں وہ سب ضعیف ہیں۔

جواب: یہ وہابیوں، دیوبندیوں کا تکیہ کلام یا یوں کہو کہ مذہبی نشان ہے اور وہ بھی صرف زبانی جمع خرچ نہ کوئی حوالہ نہ کوئی دلیل ہاں امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا کہ علامہ جلال الدین سیوطی در شرح الصدور احادیث شتے دراکثر ازیں اوقات آوردہ اگرچہ اکثرے خالی از ضعف نیست۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح الصدور میں ان میں سے اکثر اوقات کے متعلق مختلف حدیثیں نقل کی ہیں، اگرچہ اکثر ضعف سے خالی نہیں تو اس کا جواب امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کی زبانی سنئے فرمایا کہ اکثرے کا لفظ صریح دلالت کر رہا ہے کہ بعض بالکل ضعف سے خالی ہیں تو صاحب مائۃ مسائل کا مطلقاً ان کی طرف ضعف

کی نسبت کرنا کہ "اس روایات راتضعیف هم فرموده اند" کذب و افترا هے یا جهل و اجتراء.

لطیفہ:

ہمارے دور کے منکرین علمی سرمایہ سے تو کنگال ہیں یہ اپنے پرائے اعتراضات یاد کر کے عوام کو بہکاتے ہیں مثلاً یہ سوال بھی صاحب ماءۃ مسائل یعنی شاہ اسحاق دہلوی سے چرا کر عوام پر جڑ دیا۔

سوال: مولوی اشرف علی تھانوی نے کہا کہ جمعراتوں کو ارواح کا آنا غلط ہے اس لیے کہ اگر وہ ارواح بہشتی ہیں تو پھر دنیا جیسے غلیظ ملک میں کیوں آئیں اگر دوزخی ہیں تو پھر وہ قید سے کیسے نکل سکتی ہیں؟۔

جواب: یہ عقلی ڈھکوسلہ تو خوب ہے اس سے عوام پر ضرور اثر پڑ جاتا ہے لیکن تھانوی نے دھوکا سے کام لیا ورنہ اسے کوئی حدیث شریف پیش کرنی چاہیے تھی لیکن اس بارے میں ان لوگوں کے پاس احادیث کہاں، لیجئے فقیر اس بارے میں امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کے فیض و برکت سے متعدد روایات صحیحہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

حدیث نمبرا:

امام اجل عبدالله بن مبارک وابوبکر بن ابی شیبه استاذ بخاری و مسلم حضرت عبدالله بن عمرو بن عاص رضی الله عنه سے موقوفاً اور امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور حاکم صحیح مستدرک ابونعیم حلیه میں بسند صحیح حضور پرنور ﷺ سے مرفوعاً راوی وهذا الفظ ابن المبارک قال ان الدنیا جنته الکافر وسجن المؤمن وانمامثل المؤمن حین تخرج نفسه کمثل رجل کان فے السجن فاخرج

منه فجعل يتقلب فے الارض ويفسح فيها

بے شک دنیا کافر کی بہشت اور مسلمان کا قید خانہ ہے جب مسلمان کی جان نکلتی ہے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص زندان میں تھا اب آزاد کر دیا گیا تو زمین میں گشت کرنے اور بافراغت چلنے پھرنے لگا ابوبکر کی روایت ہے کہ فاذامات المؤمن يخلى سربه يسرح حيث شاء جب مسلمان مرجاتا ہے اسکی راہ کھولدی جاتی ہے کہ جہاں چاہے جاہے۔

حدیث ۲:

ابنِ ابی الدنیا و بیہقی حضرتِ سعید بن مسیب رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی حضرت سلمان فارسی و عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما باہم ملے ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کرو تو مجھے خبر دینا کہ وہاں کیا پیش آیا کہا کیا زندے اور مردے بھی ملتے ہیں کہا۔

نعم اما المؤمنون فان ارواحهم فى الجنته وهى تذهب حيث شاء ت بے شک مسلمان کی روحیں تو جنت میں ہوتی ہیں انہیں اختیار ہوتا ہے جہاں چاہیں جائیں۔

حدیث نمبر ۳۔:

ابنِ مبارک کتاب الزهدوابوبکر ابن ابی الدنیا و ابن منده سلمان رضی الله تعالی عنه سے راوی قال ان ارواح المؤمنين فى برزخ من الارض تذهب حيث شاء ت ونفس الكافرفى سبحين

بے شک مسلمانوں کی روحیں زمین کے بزرخ میں ہیں جہاں چاہیں جاتی ہیں اور کافر کی روح سجین میں مقید ہے۔

حدیث نمبر ۴:

ابنِ ابی الدنیا امام مالک رحمته الله علیه سے راوی قال بلغنی ان

ارواح المؤمنین فی برزخ من الارض تذھب حیث شاء ت مجھے حدیث پہنچی ہے کہ مسلمانوں کی روحیں آزاد ہیں جہاں چاہیں جاتی ہیں۔

حدیث نمبر۵:

امام جلال الدین سیوطی شرح الصدور میں فرماتے ہیں،

رجع ابن عبدالبران ارواح الشھداء فی الجنتہ و ارواح غیرھم علی افنیتہ القبور فتسرح حیث شاء ت امام ابوعمر ابن عبدالبر نے فرمایا راجح یہ ہے کہ شہیدوں کی روحیں جنت میں ہیں اور مسلمانوں کی فنائے قبور پر جہاں چاہیں جاتی آتی ہیں۔

حدیث نمبر٦:

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں۔

ان الروح اذا انخلعت من ھذا الھیکل وانفکت من القبور بالموت تجول الی حیث شاء ت

بے شک جب روح اس قالب سے جدا اور موت کے باعث قیدوں سے رہا ہوتی ہے جہاں چاہتی ہے جولاں کرتی ہے قاضی ثناء اللہ پانی پتی بھی تذکرۃ الموتےٰ میں لکھتے ہیں۔ ارواح ایشاں (یعنی اولیاء کرام قدست اسرار ہم) اززمین و آسمان و بھشت ھر جا کہ خواھند میروند

حدیث نمبر۷:

خزانۃ الروایات میں ہے

"عن بعض العلماء المحققین ان الارواح تتخلص لیلۃ الجمعتہ وتنتشر وافجاءُ والے مقابر ھم ثم جاء والی بیوتھم."

اولیاء کی ارواح زمین وآسمان وبہشت میں جہاں چاہی ہیں چلی جاتی ہیں۔

بعض علماء محققین سے مروی ہے کہ روحیں شب جمعہ چھٹی پاتی ہیں اور پھیلتی ہیں پہلے اپنی قبروں پر آتی ہیں، پھر اپنے گھروں میں، دستور القضاۃ مستند صاحب مائۃ مسائل میں فتاوی امام نسفی سے ہے۔

ان ارواح المؤمنین یا تون فی کل لیلته الجمعته ویوم الجمعته فیقومون بفناء بیوتھم ثم ینادی کل واحد منھم بصوت حزین یا اھلی ویا اولادی ویااقربائی اعطفوا علینا بالصدقته و اذکرونا ولا تنسونا وارحمونا فی غربتنا الخ

بے شک مسلمانوں کی روحیں ہر روز و شب جمعہ اپنے گھر آتی ہیں اور دروازے کے پاس کھڑے ہوکر دردناک آواز سے پکارتی ہیں کہ اے میرے گھر والو اے میرے بچو اے میرے عزیزو ہم پر صدقہ سے مہر کرو ہمیں یاد کرو بھول نہ جاؤ ہماری غریبی میں ہم پر ترس کھاؤ نیز خزانۃ الروایات مستند صاحب مأتہ مسائل میں ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما اذا کان یوم عیدا ویوم جمعته او یوم عاشورا ولیلته النصف من الشعبان تاتی ارواح الاموات و یقومون علی ابواب بیوتھم فیقولون ھل من احد یذکرنا ھل من احد یذکرہ فربتنا (الحدیث)

ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے جب عید یا جمعہ یا عاشورہ کا دن یا شب برات ہوتی ہے اموات کی روحیں آ کر اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑی ہوتی ہیں اور کہتی ہیں ہے کوئی کہ ہمیں یاد کرے ہے کوئی کہ ہم پر ترس کھائے' ہے کوئی کہ ہماری غربت کی یاد دلائے' اس طرح کنز العباد میں بھی کتاب الروضہ امام زندویسی سے منقول ہے یہ مسئلہ کہ نہ عقائد کا ہے نہ فقہ کے حلال وحرام کا ایسی جگہ دو ایک سندیں بھی بس ہوتی ہیں نہ کہ اس قدر کثیر ووافر (اتیان الارواح)

تبصرہ اویسی غفرلہ:

دیوبندیوں کے حکیم صاحب نے جس مسئلہ کو دو لفظوں سے ختم کر ڈالا ہمارے امام اور مجدد دوران رضی اللہ عنہ کو اختصار مطلوب تھا ورنہ سمندر بہا دیتے جیسے ہمارے امام باکمال کی عادت ہے ویسے اس مسئلہ پر مجدد ملت کی تصنیف (روحوں کی دنیا) کا مطالعہ ضروری ہے۔

لطیفہ:

مولوی رشید احمد گنگوہی نے اور آگے چھلانگ لگا دی اس نے براہین قاطعہ میں لکھ دیا کہ ارواح کا اپنے گھر آنا یہ مسئلہ عقائد کا ہے اس میں مشہور اور متواتر صحاح کی حاجت ہے قطعیات کا اعتبار ہے نہ ظنیاتِ صحاح کا۔

تبصرہ اویسی غفرلہ:

یہی دو ستون ہیں جن پر مذہب دیوبندیت قائم ہوئی ان کی علمی خیانت پر جتنا ماتم کیا جائے کم ہے امام احمد رضا بریلوی نے فرمایا کہ یعنی اگر صحیح بخاری و صحیح و صریح حدیثوں میں ہو کہ روحیں آتی ہیں تو وہ حدیثیں بھی ان کے دھرم میں مردود ہوں گی کہ ان روایات میں عمل نہیں بلکہ علم ہے اور تسلیم بھی کر لیے تو فقط عمل ہے نہ فضل عمل (ایتان الارواح)

اس خیانتِ گنگوہی پر قیمتی دلائل و براہین دیکھنے مطلوب ہوں تو ایتان الارواح کا مطالعہ کیجئے۔

احکام طعام میت:

مخالفین ہر طرح سے لڑتے جھگڑتے ہیں جمعراتوں پر اعتراض سے ہٹ کر طعام میت پر اعتراض کرتے ہیں فقیر اس کے احکام اور سوالات کے جوابات عرض کرتا رہے یاد رہے کہ (۱) موت کے بعد انسان قبر میں یوں ہوتا ہے جیسے تاریک کنوئیں میں قیدی

فریادی اس کی اپنی کوئی نیکی ہے تو کام آئے گی ورنہ زندوں کی طرف سے جو کلام وطعام اور ثواب پہنچے گا اس کے لیے ہزاروں دکھ درد ٹل جائیں گے۔

(۲) اہلسنت کا مذہب ہے کہ مردوں کو زندے ہر قسم کا ثواب پہنچا سکتے ہیں معتزلہ منکر تھے اب معتزلہ تو نہ رہے مرمٹ گئے ان کی وراثت وہابیوں دیوبندیوں نے سنبھالی ہوئی ہے بظاہر تو کہیں گے کہ مردے کو جتنا ثواب بھیجو جائز ہے لیکن یہ نہ کرو وہ نہ کرو کے چکر میں پھنسا کر بالآخر نتیجہ وہی نکلے گا کہ مردہ ہر کار ثواب سے محروم ......

(۳) چونکہ اس وقت میرا موضوع صرف میت کے لیے طعام کھلانے کا ہے اس لیے اہلسنت سے اپیل ہے کہ اپنے عزیز میت کی اگر خیر خواہی چاہتے ہو تو جی کھول کر جتنا چاہو خیرات کرو صدقات دو' قرآن مجید پڑھو' اگر بخشس وغیرہ وغیرہ (۴) پہلے دن سے لے کر روزانہ صبح وشام تیسرے دن ہر جمعرات دسویں دن چہلم وغیرہ وغیرہ خوب دل کھول کر کرو۔

(۵) اگر وہ ایصالِ ثواب کی وصیت کر گیا تو بھی تہائی مال اس کا حق ہے ورنہ پھر بھی ورثہ پر لازم ہے کہ اس کی خیر خواہی کریں کہ اسنے آگے کئی منزلیں طے کرنی ہیں اس کے لیے ثواب بھیجنے کے سرمایہ میں بخل نہ کریں لیکن شرط ہے کہ خالص اپنے مال سے خیرات و صدقات کریں اگر ورثہ میں یتیم ہے تو اس کا حصہ علیحدہ کر لیں۔(۶) جو کچھ خرچ کریں اس سے ایصالِ ثواب کی نیت ہے تو پھر اس سے غرباء کے طفیل اغنیاء بھی اور احباب اور برادری کے لوگ بھی کھا سکتے ہیں۔(۷) محض برادری اور مہمانی کے طور پر خیرات نہ ہو اور نہ ہی نام وغیرہ اور ریاء شہرت مطلوب ہو عموماً ہوتا بھی یہی ہے اور نہیں بھی ہوتا ہمیں کسی کی نیت کا کیا علم (۸) بعض برادریوں میں بین کرنے والی عورتیں خصوصیت سے بلائی جاتی ہیں یا رسم ورواج کے طور پر جمع ہو جاتی ہیں انہیں کھانا کھلانا ناجائز ہے بطورِ مہمانی یا بطورِ رسم ورواج ہاں ایصالِ ثواب کا طعام عام ہے اس کے لیے کوئی ممانعت نہیں۔صاحب مظاہر حق نے شرح مشکوۃ میں شرح سفر سعادۃ سے علماء متاخرین کا قول

نقل کیا ہے کہ یہ ممنوع ہے یہ فعل جاہلیت کا ہے جس کی ممانعت حدیث میں وارد ہے ہمارے دور میں برصغیر ہندو پاک میں اب جو مرگ کے موقعہ پر مختلف رسوم کے مہمانی طریقے چل نکلے ہیں اکثر ناجائز ہیں بس تعزیت ہی کافی ہے ہاں میت کی طرف سے ثواب بھیجنے کے لیے پہلے روز قلخوانی سوم دہم جمعراتیں صبح و شام کی روٹی اور نویں اور چالیسویں اور برسی مستحب ہیں سب جائز ہیں ان کا کھانا برادری کے طور ناجائز ہے ہاں میت کے ورثاء پر لازم ہے کہ وہ طعام وغیرہ اس آرام سے کھلائے کہ اس کا ثواب میت کو پہنچے اور صرف فقراء کے طفیلی ہو اس میں اغنیاء فقراء کے لیے ذیلی بن کر کھا سکتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ ایصالِ ثواب کی نیت کے باوجود عموماً مستحقین محروم رہتے ہیں اور امراء اور احباب دوست (میت کے لیے پکایا ہوا طعام) کھا جاتے ہیں اس میں احتیاط چاہیے۔

مسئلہ: ایصالِ ثواب کے لیے جتنا ہو سکے طعام اور خیرات اور قرآن خوانی اور کلمہ طیبہ و استغفار زیادہ سے زیادہ کیا جائے (مسئلہ) میت والوں کے گھر پر مہمان بن کر نہ جائے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم فرماتے ہیں کہ ہم گروہِ صحابہ اہلِ میت کے ہاں جمع ہونے اور اس کے طعام تیار کرانے کو مردے کی نوحہ میں شمار کرتے ہیں۔

سوال: احکامِ شریعت میں مردے کے طعام کی سخت مذمت بتائی گئی ہے۔ اور احکام شریعت بریلویوں کے مجدد کی ہے فلہٰذا میت کا طعام نہ کھانا چاہیے (جواب) احکامِ شریعت نہیں تمام کتب فقہ میں اس طعام کی مذمت ہے جو برادری کے طور پر پکایا جائے یا صرف اغنیاء کے لیے ہو چند عبارات ملاحظہ ہوں احکامِ شریعت میں ہے مسئلہ ۱۹ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ جو چیز خالصاً اللہ دے دی جاتی ہے اس کا کھانا امیر و غریب کو کیسا ہے بینوا توجروا۔

الجواب: صدقہ واجبہ جیسے زکواۃ و صدقہ فطر غنی پر حرام ہے اور صدقہ نافلہ جیسے حوض و سقایہ کا پانی یا مسافر خانہ کا مکان غنی کو بھی جائز ہے مگر میت کی طرف جو صدقہ ہو

غنی کو نہ دے نہ غنی لے۔ (اللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم)

(جواب): صدقہ واجبہ واقعی غنی پر حرام ہے صدقہ نافلہ جائز ہے میت کا طعام صدقہ نافلہ ہے اور وہ فقراء میں کھانا جائز ہے لیکن صرف غنی کو نہ دیا جائے جیسے عبارت صاف ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۲: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ مردہ کے نام کا کھانا جو امیر و غریب کو کھلاتے ہیں کس کو کھانا چاہیے' اور کس کو نہیں اور یوں بھی کہتے ہیں کہ مردہ کے نام کا کھانا مصلی امیر و غریب سب کو کھلاتے ہیں جائز ہے یا نہیں بینوا تو جرو

الجواب: مردہ کا کھانا صرف فقراء کے لیے ہے عام دعوت کے طور پر جو کرتے ہیں منع ہے، غنی نہ کھائے کمافی فتح القدیر و مجمع البرکات واللہ سبحانہ وتعالی علم للہ

جواب: مخالف نے عام دعوت کے لفظ پر غور نہیں کیا یہی تو کہتے ہیں کہ عام دعوت نہ ہو بلکہ ایصالِ ثواب کی نیت ہو۔

انتباہ:

مخالفین کی عادت ہے کہ اصل حقیقت چھپا کر اب اعتراض اٹھائیں گے۔ جو عوام کو جلد گمراہ کر سکے مثلاً یہی اعتراضات جو اٹھائے ہیں وہ سب ضیافت کے بارے میں ہیں اور ضیافت ہم بھی ناجائز کہتے ہیں اس کی تفصیل آئے گی ایک اور اعتراض پڑھیے۔

سوال مسئلہ: ۵۶ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۹ھ کیا حکم ہے اہلِ سنت کا اس مسئلہ میں کہ چنوں پر جو سوئم کی فاتحہ کے قبل کلمہ طیبہ پڑھا جاتا ہے ان کے کھانے کو بعض لوگ مکروہ جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قلب سیاہ ہو جاتا ہے آیا یہ صحیح ہے تو ان کو کیا کرنا چاہیے اسی طرح فاتحہ کے کھانے کو عام لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہتے ہیں ایک موضع میں ان سوئم کے پڑھے ہوئے چنوں کو مسلمان اپنا اپنا حصہ لے کر مشرک چماروں کو دے دیتے ہیں وہاں یہی رواج ہمیشہ سے چلا آتا ہے لہذا ان کلمہ طیبہ پڑھے ہوئے چنوں کو مشرک

چماروں کو دینا چاہیے یا نہیں بینوا توجروا۔

جواب: یہ چیزیں غنی نہ لے فقیر لے اور وہ جوان کا منتظر رہتا ہے اور ان کے ملنے سے خوش ہوتا ہے اس کا قلب سیاہ ہوتا ہے مشرک تا چمار کو ان کا دینا گناہ یا لے کر خود کھائے اور غنی لے ہی نہیں اور اگر لے لیے ہوں تو مسلمان فقیر کو دے دے یہ حکم عام فاتحہ کا ہے نیاز اولیاء طعام موت نہیں وہ تبرک ہے فقیر و غنی سب لیں جب مانی ہوئی نذر بطورِ نذر شرعی نہ ہو شرعی نذر پھر غیر فقیر کو جائز نہیں۔

(جواب): مخالف عیار ہوتا ہے صرف اپنے مقصد کے لیے چند الفاظ نکال رکھتا ہے۔ حقیقت پر پردہ ڈالتا ہے اعلحضرت قدس سرہ، نے صاف بتایا ہے کہ غنی ایسی چیزیں نہ لے اور ایسی چیزوں سے اس کا دل سیاہ ہوتا ہے جو ایسی چیزوں کی تاک میں رہتا ہے الحمدللہ اور ہمارے سنیوں میں دولتمندوں میں کوئی بھی ایسا نہیں ملے گا جو مردوں کے کھانے کی تاک (انتظار) میں رہتا ہو بلکہ بفضلہٖ ہمارے فقراء و مساکین تک ایسی گندی عادت سے محفوظ ہیں ہاں وہابیوں دیوبندیوں کے عوام بلکہ بعض مولویوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ سنیوں کی قلخوانی اور چہلم و جمعراتوں میں خوب کھاتے پیتے ہیں اس کی وجہ ظاہر ہے کہ اہلِ سنت میں تو یہ خیراتیں عام ہیں اسی لیے کوئی خاص اس طرف دھیان نہیں جاتا اور ان کے ہاں ایسی خیراتیں نہیں ہوتیں اسی لیے انہیں ایسی خیراتوں کی زیادہ چاہت ہوتی ہے۔

فقیر نے اس موضوع پر علیحدہ کتاب لکھی ہے بنامِ "طعامِ اہلِ میت کے احکام" تفصیل اس میں پڑھیئے یہاں خلاصہ کے طور پر کچھ عرض کر دیا ہے تاکہ مخالفین دھوکا نہ دے سکیں۔

خلاصہ: میت کے لیے ہر طرح کا صدقہ خیرات اور قرآن خوانی وغیرہ زیادہ کیا جائے جہاں فقہاء کرام نے طعام کی کراہت لکھی ہے وہاں ریاء نام و نمود اور شہرت یا ضیافت مہمانی کی کراہت مراد ہے اور ریاءٔ و نام و نمود اور شہرت ضیافت (مہمانی) کے ہم

بھی مخالف ہیں جب کہ میت کے ورثہ غمزدہ ہیں وہاں مہمانی کیسی سوال تو یہ ہے کہ اگر کوئی صاحب محض ایصالِ ثواب کے ارادہ سے خیرات کرتا ہے وہ فقراء کا حق ہے اس سے غریب اور امیر بھی کھائیں تو کھانا جائز ہے اسے حرام اور مکروہ کہنا شریعت کے احکام سے دھوکا اور معتزلہ کی وراثت کا ثبوت دینا ہے۔

ضیافت ودعوت کیا ہے؟:

فقہاء وشروح احادیث وفتاویٰ میں ہر جگہ ضیافت ودعوت کا طعام مکروہ لکھا ہے نہ کہ صدقہ وخیرات، فقیر فقہاؤ محدثین کے سربراہ حضرت علامہ ابوالحسن سندھی کے قلم سے ضیافت ودعوت کی تشریح عرض کردے تاکہ مسئلہ مزید صاف وشفاف ہوجائے آپ اپنی تصنیف ''البدرالمنیر عن مباحث فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں۔

" قوله اتخاذُ الضيافته اى اتخاذ الطعام على وجه اضيافته للاقرباء ولاحباء ممن لم يعهدعلى وجه الاجتماع على الطعام الا فى الضيافات والعرس الاعلے وجه القرنة للصالحين واولى الحاجته فلا يرد ماروى ان اهل ميت صنع طعامالنبى صلى الله عليه وسلم واصحابه يوم مات الميت عنهم وان القربته مند بته دائماً فكيف يكره فى بعض الايام سيما ايام تذكر الموت وهومما بدعو الى تكثير القربات والفرق بين طعامين جلى معلوم مع قطع النظرعن النية قوله " لا نه شرع آه اى لا نه خارج عن مقتضى الحال وانفاق المال فيه تصنيع واسراف فى غير موضعه قول الا جتماع الى اهل الميت اى الموته الالدعوة اهل الميت اياهم التبر كهم اولتقرب باطعامهم وضعهم الطعام اى لاجتماعهم لموته والله تعالى اغلم والظاهران من الطعام ماهو مشروع يوم الموتى كالطعام للتقريب ومنه ماهومكروه كالطعام للضيافة او لتقويه النوائح مثلاً والله

اعلم

ترجمہ: اس کا قول مہمانی تیار کرنا یعنی طعام پکانا، بلحاظِ مہمانی کے رشتہ داروں اور دوستوں کے لیے جو صرف ایسی مہمانیوں اور شادیوں کے طریقے پر طعام پکائے جاتے ہیں نہ کہ نیک لوگوں کے اجتماع کے لیے اسی لیے سوال وارد نہ ہوگا۔ جو مروی ہے کہ اہلِ میت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے لیے طعام پکایا اسی دن جب ان کا کوئی فوت ہوا اور ایسا قربت کا طعام تو ہر وقت جائز ہے تو پھر مخصوص دنوں میں کیسے مکروہ ہو گیا بالخصوص وہ ایام جو موت کے یاد دلانے کے لیے ہیں حالانکہ وہ تو الٹا اس بات کا داعی ہے کہ ان دنوں طعام زیادہ سے زیادہ ہو اور دونوں طعاموں کے درمیان فرق ظاہر ہے اور سب کو معلوم ہے کہ قطع نظر نیت کے اس قول لا نہ شرع اس لیے کہ مقتضی الحال اور انفاق المال سے خارج اور اس میں مال کو ضائع کرنا اور اسراف ہے جو بیجا خرچ ہوا ہے قولہ الاجتماع یعنی ان کا اجتماع میت کے لیے ہے نہ کہ دعوت کے لیے پھر اہلِ میت کا کھلانا برکت کے لیے اور انہیں طعام کھلا کر اور انکے لیے طعام پکانے میں حصولِ ثواب مطلوب ہو تو جائز ہے کیونکہ ان کا آنا طعام کے نہیں بلکہ میت کی موت کے لیے ہے واللہ اعلم ظاہر یہ ہے کہ موت کے دن اہلِ میت کے گھر جانا جائز ہے جیسے وہ طعام جو ایصالِ ثواب کے لیے پکایا جائے ہاں وہ طعام مکروہ ہے جو محض مہمانی مطلوب ہو یا بین کرنے والی عورتوں کو رونے پر قوت پہنچانے کے لیے پکایا جائے واللہ اعلم۔

قراءت القرآن عند القبور:

اہلسنت میں دستور ہے کہ میت کو دفنانے کے بعد قبر پر قرآن مجید پڑھنے والے حفاظ وغیرہ کو بٹھاتے ہیں اگر فوتیدگی جمعہ سے پہلے ہوئی ہے تو شبِ جمعہ تک مسلسل رات دن حفاظِ قرآن مجید قبر کے قریب بیٹھ کر قرآن مجید پڑھتے رہتے ہیں اور اس مجموعہ قراۃ

تلاوت کا ثواب میت کو بخشتے ہیں وہابی دیوبندی فرقہ اسے بھی بدعت کے کھاتے میں ڈالتے ہیں رسالہ ''جمعرات'' کی مناسبت سے اس کے بارے میں چند دلائل مختصراً عرض کردوں۔

قبل از دلائل یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ میت کو قبر میں جاتے ہی ہزاروں مشکلات کا سامنا ہوتا ہے اس کا حل صرف اور صرف یہی ہے کہ اس کے لیے دعاء واستغفار قرآن خوانی خیرات وصدقات اور عبادات مالی' بدنی وغیرہ کی کثرت کی جائے اسے نبی کریم ﷺ کی شریعت میں ایصالِ ثواب کہا جاتا ہے اس ایصالِ ثواب کی ادائیگی کے طریقے مختلف ہوتے ہیں اگرچہ طریقہ بدلتے جائیں اور اگر وہ بدعت بھی ہوں تو اصل مسئلہ بدعت نہ ہوگا یہی قاعدہ عام ہے جسے دیوبندی اور وہابی بھی عمل میں لاتے ہیں۔ اور ہم بھی مثلاً مسجد بنانا اصل مسئلہ ہے اور ہم نے زمانہ نبوی ﷺ کے بعد تا حال تعمیرِ مسجد کے ہزاروں نئے طریقے نکالے ہیں جن کے مرتکب وہابی اور دیوبندی ہم سے کہیں زیادہ ہیں لیکن ان بدعات سے وہ کبھی نہیں چونکے انہیں ضد ہے تو صرف مُردوں سے کہ ان غریبوں کی نجات کے لیے کوئی طریقہ اختیار کیا جائے تو فوراً بدعت کے فتویٰ کی مشنری حرکت میں آجاتی ہے۔

اسے کہتے ہیں ''مردہ دشمنی'' خلاصہ یہ ہے کہ قبر کے نزدیک قرآن مجید پڑھنا بہیتِ کذائیہ (طریقہ مسنونہ) بدعت سہی اور اصولاً جائز ہے کیونکہ اصلی مراد تو ایصالِ ثواب ہے یعنی یہ ارادہ کہ قرآن مجید پڑھ کر ثواب مردے کو بخشیں گے۔ تاکہ اس پر سے قبر کی سختیاں ٹل جائیں اب حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

احادیث مبارکہ:

بیہقی طبرانی وغیرہ کی احادیث پر نظر ڈالئے کہ قبرستان میں قبر کے نزدیک قرآن مجید کا پڑھنا جائز ہے اور ثابت بھی ہوگیا ہے جو بہیت کذائیہ سہی لیکن پڑھنا تو ثابت

محقق ہے پھر جو شے کہ جزوی طور سے ثابت ہو لیکن باجزائیہ کل جائز نہ ہو یہ کہاں کی منطق ہے تحقیق رسالہ الالبیمتہ والسرور فی قراۃ القرآن عند القبور) میں ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ:

اہلِ سنت کا دستور چلا آ رہا ہے کہ میت کی فوتیدگی کے بعد قبر پر قرآن پڑھاتے ہیں اور بعض مقامات پر تیجہ کے دن مل کر قرآن مجید کے ختمات کراتے ہیں اس نیک کام کو تو ناعاقبت اندیش ناجائز وحرام کہہ دیتے ہیں اگرچہ شرعی دلائل کے علاوہ ایصالِ ثواب کے لیے قرآن خوانی مطلق کا انکار کسی جاہل کے سوا اور کوئی نہیں کرسکتا۔ لیکن اطمینان کے لیے چند ایک دلائل درج کرتا ہوں۔

(ا) قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ تذکرۃ الموتی والقبور میں لکھتے ہیں۔

"حافظ شمس الدین عبدالواحد رحمته الله علیه گفته از قدیم درهر شهر مسلمانان جمع میشوندقرآن می خوانند پس اجماع شده،

یعنی حافظ شمس الدین بن عبدالواحد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قدیم سے یہ طریقہ ہے کہ ہر شہر میں مسلمان جمع ہو کر میت کے لیے قرآن مجید پڑھتے ہیں اس پر امت کا اجماع ہو گیا۔

فائدہ:

اجماع سے یہی دیوبندی وہابی خارج ہو گئے علماء دیوبند اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ تو بیہقی وقت کے القابات سے یاد کرتے ہیں وہ تو اس مسئلہ پر اجماع امت ثابت کر رہے ہیں اور یہ خدا کے بندے محض ضد سے اجماع سے خارج ہو کر بدعت وعدم جواز کا فتویٰ دیتے ہیں۔

استدلال از تر شاخ:

علماء کرام فرماتے ہیں کہ اہلِ قبور کو قرآن خوانی سے بہت بڑا فائدہ نصیب ہوتا

ہے اس کا استدلال حدیث بخاری سے کیا کہ دو قبروں پر حضور علیہ ﷺ نے دو تر شاخیں ڈالیں تو ان قبروں والوں سے عذاب کی تخفیف ہوئی اس کا ذکر آتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ تر شاخ وغیرہ میں بھی ان کی استعداد کے مطابق جان ہے اس میں معتزلہ کا خلاف ہے۔

ہم اہلسنت کہتے ہیں کہ تر شاخ اور پھول قسم از نباتات تر چیز ہے جب تک ان میں تری ہے زندہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں جیسا کہ ارشاد فرمایا قرآن مجید میں وان من شیءٍ الا یسبح بحمدہٖ اور اس کی تسبیح سے صاحب قبر پر تر شاخیں جمائیں بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے۔ ثمہ اخذ جریدةً رطبةً فشقھا بنصفین ثمہ غرض فی کل قبرٍ واحدةً (مشکوٰۃ شریف ص ۴۰۲) رسول اکرم ﷺ نے ایک تر شاخ لے کر اس کے دو حصے کئے اور ہر قبر میں جمالیا۔

فائدہ:

علماء نے اسی حدیث سے قبروں پر سبزہ اور پھول ڈالنے پر استدلال کیا ہے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ قدس سرہٗ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "

وتمسک کندایں جماعت به ایں حدیث در آند اختن سبزہ و گل ریحان بر قبور.

(اشعتہ اللمعات جلد اول صفحہ ۶۱ مطبوعہ کلکتہ طحطاوی علی مراقی الفلاح صفحہ ۳۶۴) میں ہے......

قد افتی بعض ولائمة من متاخری اصحابنا بان ماا عتیدمن وضع الریحان والجرید سنه لھذا الحدیث.

ہمارے متاخرین اصحاب میں سے بعض اماموں نے فتویٰ دیا کہ ہمارے زمانے

میں قبروں پر پھول اور تر شاخیں ڈالنے کا جو دستور ہے یہ سنت ہے اور حدیث جریدہ سے ثابت ہے۔

فائدہ:

قبور پر پھول وغیرہ ڈالنے ایسے ہی بعض عوام قبور پر کھجور وغیرہ کے پتے ڈالتے ہیں تو اس سے بھی یہی مقصد ہے کہ مردہ پر سے عذاب کی تخفیف ہو اور محبوبِ خدا کے مزارات پر ڈالنا اہلِ مزار کا اعزاز و اکرام ہوتا ہے۔ لیکن وہابی دیوبندی اس کے بھی منکر ہیں اور حدیثِ مذکور کی عجیب و غریب تاویلیں کرتے ہیں ہمارے علماء نے نہ صرف ان کی اپنی تسبیح سے اموات کو فائدہ پہنچانے کے قائل ہیں بلکہ اس سے قرآن خوانی پر قبور کا بھی استدلال فرمایا ہے چنانچہ امام عینی شارح بخاری اپنی شرح بخاری (عینی جلد اول ۸۷۴) میں فرماتے ہیں۔

واهل التحقيق علے انه يسبح وان اكان العقل لا يحيل جعل التميز فيها وجآء النص ض وجب المصير اليه واستحب العلماء قراة القرآن ندا لقبر بهذا الحديث لانه اذاكان يرجى التخفيف بتسبيح الجريد فتلاوة القرآن اولى فان قلت مالحكمته فى كونها مادا مارطبين يمنعان العذاب بعد دعوى العموم فى نتسبيح كل شئى قلت يمكن اينكون معرفته هذا المعرفته اعدد الزبانيه فى انه تعالى هو المختص بها"

محققین کا مذہب یہ ہے کہ تر شاخ کی اللہ کی تسبیح کرتی ہے جب عقلی دلائل اس کا امتیاز بتا سکیں تو...... ورنہ اس میں جب نص صریح موجود ہے تو پھر عقلی دلیل ضروری نہیں، اور وہ نص وہی آیتہ اور حدیث شریف ہے جو اوپر مذکور ہوئیں اسی لیے علماء کرام اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ قبر پر قرآن خوانی مستحب ہو سکتی ہے اس لیے کہ جب شاخ کی تسبیح خوانی سے مردہ کے عذاب کی تخفیف ہو سکتی ہے تو تلاوتِ قرآن سے تو بطریق اولیٰ ہونی چاہیے۔

اگر تم سوال کرو کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ جب تک وہ تر رہیں گی تو عذاب سے مانع ہوں گی حالانکہ تمہارا دعویٰ ہے کہ ہر شے اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی حکمت کا علم اللہ تعالیٰ سے خاص ہے جیسے دوزخ کے ملائکہ کی گنتی کی حکمت کا علم اللہ تعالیٰ سے خاص ہے یعنی مسلمان کا کام ہے کہ وہ سرِ تسلیم خم کرے اسے حکمتوں سے سوال کا کیا مطلب بہر حال اس سے ثابت ہوا کہ قبر کے نزدیک قرآن خوانی سے میت کو فائدہ ہوتا ہے۔

فلہٰذا اس کا انکار مردہ دشمنی کے سوا اور کچھ نہیں اور یہی معتزلہ کا مذہب تھا اے سنیو! اپنے اسلاف رحمہم اللہ پر ڈٹے رہیں اسی میں نجات ہے۔

هذا اخر مارقمه

الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی غفرلہٗ

بہاولپور پاکستان

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عمیر عطاری
کمپوزنگ سینٹر

کتابوں کی اُردو، انگلش
کمپوزنگ کے لیے فوری رابطہ فرمائیں۔

فون 603734

پروپرائٹر:۔ محمد ضمیر قادری عطاری

عطاری پبلشرز کی نئ مطبوعات

نام کتاب: رُوح کو موت نہیں

مصنف: فیض ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ، العالی

صفحات: 96

قیمت: 36

ناشر: عطاری پبلشرز، مدینۃ المرشد، کراچی

فون موبائل: 0320-4333547

نام کتاب: کیا کفن پر لکھنا بدعت ہے؟

مصنف: فیض ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ، العالی

صفحات: 48

قیمت: 26

ناشر: عطاری پبلشرز، مدینۃ المرشد، کراچی

فون موبائل: 0320-4333547

نام کتاب: **کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟**

مصنف: فیض ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

صفحات: 64

قیمت: 28

ناشر: عطاری پبلشرز، مدینۃ المرشد، کراچی

فون موبائل: 0320-4333547

نام کتاب: **اعلیٰ حضرت بریلوی مادرزاد ولی**

مصنف: فیض ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

ناشر: عطاری پبلشرز، مدینۃ المرشد، کراچی

فون موبائل: 0320-4333547

زیرِ طباعت

نام کتاب: میت کی جمعراتیں منانا کیسا؟

مصنف: فیض ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ، العالی

صفحات: 40

قیمت: 24

ناشر: عطاری پبلشرز، مدینۃ المرشد، کراچی

فون موبائل: 0320-4333547

نام کتاب: حضور کے نام کے ساتھ ''ص'' یا صلعم لکھنا کیسا؟

مصنف: فیض ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ، العالی

صفحات: 44

قیمت: 24

ناشر: عطاری پبلشرز، مدینۃ المرشد، کراچی

فون موبائل: 0320-4333547

الحمد للّٰہ ! اس پُرفتن دور میں بھی ایسے ولیء کامل موجود ہیں جو عوام النّاس کے ایمان کی حفاظت کی فکر میں لگے رہتے ہیں انہی ولیء کامل نے فرمایا کہ روزانہ اس طرح توبہ کرلیا کرو۔

یا اللّٰہ عزوجل! اگر مُجھ سے کوئی کلمئہ کفر سرزد ہوگیا ہو تو اس سے توبہ کرتا ہوں۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ

❄❄❄❄❄❄

عطاری پبلشرز، (کراچی)

سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم (سورۂ یونس، آیت ۶۲)

کیا اللہ کے انبیاء اور اولیاء مدد نہیں کر سکتے؟

یقیناً کر سکتے ہیں حقیقتاً مدد کرنے والی ذات اللہ وحدہ لاشریک کی ہے لیکن اللہ کی عطا سے اس کے خاص بندے انبیاء و اولیاء بھی مدد کرتے ہیں۔ مصائب دور فرماتے ہیں اور خزانے بخشتے ہیں۔ اس حقیقت پر قرآن و حدیث کی گواہی پڑھیں اور سمجھ کر اپنے عقائد کی حفاظت کریں۔

اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔ (سورۂ المنٰفقون، آیت ۸)

اللہ کے نبی بھی

مشکل کشا ہیں

اللہ کی عطا سے

اور میں (حضرت عیسیٰ) شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مُردے کو جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے۔ (سورۂ آل عمران، آیت ۴۹)

اولیاء اللہ بھی

دستگیر ہیں

اللہ کی عطا سے

تو بے شک اللہ ان کا مددگار اور جبرائیل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔ (یعنی مدد کرتے ہیں) (سورہ تحریم، آیت ۴)

اللہ کے نبی بھی

گنج بخش ہیں

اللہ کی عطا سے

تو ہم نے ہوا کو اس (حضرت سلیمان) کے بس میں (یعنی قابو میں) کردی کہ اس کے حکم سے نرم نرم چلتی جہاں وہ چاہتا اور دیو (یعنی جن) جس میں (یعنی قابو میں) کردیے ہر معمار اور غوطہ خور اور دوسرے اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے یہ ہماری عطا ہے اب تو چاہے تو احسان کر (یعنی عطا فرمائیں آپ اس میں سے جسے چاہیں) یا روک رکھ تجھ پر کچھ حساب نہیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی

اولاد دینے والے ہیں

اللہ کی عطا سے

(حضرت جبرائیل) بولے میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں۔ (سورۂ مریم، آیت ۱۹)

نبی کریم علیہ السلام بھی

داتا ہیں

اللہ کی عطا سے

اور انہیں کیا بُرا لگا یہی نہ کہ اللہ و رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔ (سورۂ توبہ، آیت ۷۴)

نبی کی قمیض بھی

شفا دینے والی ہے

اللہ کی عطا سے

پھر جب خوشی سُنانے والا آیا اس نے (حضرت یُوسف کا) وہ کُرتا حضرت یعقوب کے مُنہ پر ڈالا اُسی وقت اس کی آنکھیں پھر آئیں۔ (یعنی لوٹ آئیں) (سورۂ یوسف، آیت ۹۶)

مندرجہ بالا آیاتِ کریمہ اور حدیثِ نبوی سے یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ اللہ کی عطا سے اس کے انبیاء و اولیاء مُشکل کُشا بھی ہیں داتا و دستگیر بھی ہیں اور گنج بخش بھی۔ چنانچہ مصائب میں اللہ کے ان پیاروں کی مدد سے ربِّ قدوس کی رحمتوں کے مستحق بنیں۔

عطاری پبلشرز مدینۃ المرشد (کراچی)